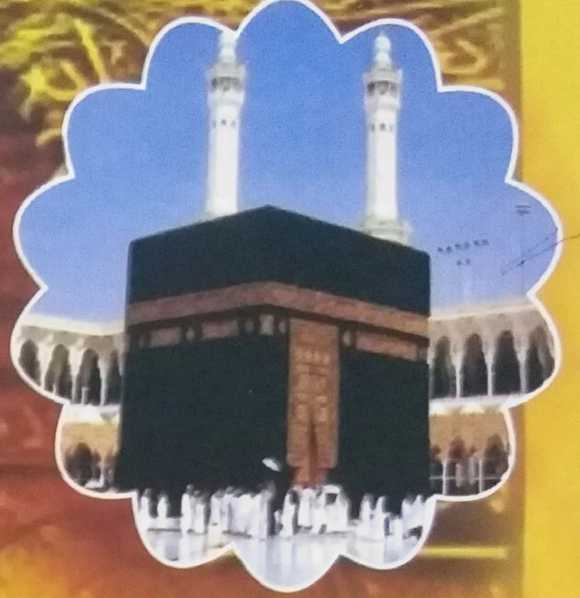
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ



مسلکِ حق اہل سنت کے
عقائد و معمولات کی تائید و حمایت میں
فضیلۃ الشیخ حضرۃ العلام
السیّد مُحمّد بن علوی المالکی
(استاذ الحدیث مکۃ المکرمہ)
کے علمی و تحقیقی جواہر پارے

مسمّٰی بہ

عقائدِ اہلِ سُنّت مفتیٔ مکّہ کی نظر میں



تالیف: مولانا ابُوسعید محمد سرور قادری گوندلوی

مکتبہ فیضانِ رسول گوندلانوالہ گوجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرضِ مؤلف

معروف اخبار نوائے وقت لاہور کی اشاعت میں جلی حروف میں یہ ایمان افروز خبر شائع ہوئی تو دل باغ باغ ہو گیا کہ جماعت اہلِ سُنت پاکستان کے زیر اہتمام یکم، دو اپریل ۲۰۰۰ء کو ملتان میں ہونے والی دو روزہ انٹرنیشنل سُنی کانفرنس ملتان شریف ہوگی، جس میں تمام آستانوں کے سجادہ نشین حضرات و علماء کرام و تمام ملک گیر سنی تنظیموں کے قائدین شریک ہوں گے۔ نیز اس کانفرنس میں مکۃُ المکرمہ سعودی عرب سے فضیلۃُ الشیخ علامہ سید محمد علوی مالکی خصوصی طور پر شریک ہوں گے جبکہ کویت سے السید محمد یوسف الرفاعی، انڈیا سے علامہ ارشدُ القادری، افغانستان سے پروفیسر صبغت اللہ مجددی کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اور اسلامی تحریکوں کے قائدین کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

حضرت شیخ محمد بن علوی مالکی کی چند کُتب میرے زیرِ مطالعہ تھیں۔ جب اخبارات و اشتہارات میں آپ کی پُر مسرت آمد کا پڑھا تو دل زیارت کیلئے بے تاب ہو گیا اور ساتھ ہی یہ ذوق بھی دامن گیر ہوا کہ شیخ و مفتی مکہ مکرمہ کے تحریر کردہ علمی و تحقیقی عربی تصانیف میں سے چند مسائل، عقائد و نظریات کو مختصر طور پر اہل ذوق و اہل انصاف و علم دوست احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

بہر حال پروردگار عالم کا بے حد و بے حساب شکر ہے کہ جس نے یہ چند کلمات بنام عربی "البرہان القوی من عقائد فی الرسائل محمد بن علوی" المعروف عقائد اہلِ سنت مفتیٔ مکہ کی نظر

میں .... لکھنے کی سعادت بخشی۔

بندۂ ناچیز استاذُ العلماء علامہ الحاج صاحبزادہ پیر محمد داؤد صاحب قادری رضوی مدظلہٗ العالی اور عظیم محقق و مناظرِ اسلام علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہٗ العالی گوجرانوالہ کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہے کہ جن کی وسیع القلب محسنوں نے اپنی علمی و اصلاحی مخلصانہ معاونت اور فضیلۃُ الشیخ کے ساتھ ملاقات کے تاثرات کے ساتھ ساتھ بندہ کے جمع کردہ چند حروف پر اپنے دُعائیہ کلمات باعثِ برکات سے نوازا اور آخر میں اپنے مخلص معاون مولانا عبدالشکور صاحب قادری گوندلوی کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس تحریک کے ساتھ ساتھ طباعت (اشاعتِ اول) میں بھی مدد فرمائی۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم تمام حضرات کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بحرمت نبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ، مارچ ۲۰۰۰ء

نام کتاب	عقائدِ اہلِ سنت مفتیٔ مکہ کی نظر میں
تالیف	(مولانا) ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی
صفحات	32
تعداد	1000
اشاعت باردوم	شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ
ہدیہ	روپے

ناشر مکتبہ فیضانِ رسول جامع مسجد حنفیہ رضویہ اہل سنت و جماعت گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

ملنے کے پتے : ☼ مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

☼ اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اِنتسَابْ (ھدیۂ ثواب)

مولانا حافظ محمد عبدالشکور قادری رضوی گوندلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

فاضلِ جلیل مولانا حافظ عبدالشکور قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۳ء میں گوندلانوالہ کے ایک مذہبی گھرانے محمد اعظم ولد خلیفہ محمد بشیر احمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ناظرہ و حفظ قرآن کریم جامع مسجد حنفیہ مجددیہ اہلِ سنت (فیصل آباد) میں مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔غالباً ۱۹۸۰ء میں حضور فضیلۃ الشیخ نباض قوم پیر طریقت الحاج علامہ پیر ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔علومِ شرقیہ (نظامیہ) کیلئے جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن اہلِ سنت وجماعت نزد چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں داخلہ لیا اور جون ۱۹۸۹ء کو تکمیل پائی اور دستار وجبہ پوشی کی فضیلت سے مشرف ہوئے اور علوم نظامیہ کی سند حاصل کی۔جامعہ مسجد فاروقیہ رضویہ اہلِ سنت محلہ فاروق آباد گوندلانوالہ میں ۱۴۰۹ھ تادم وصال ۱۶ر جمادی الاول ۱۴۴۳ھ ۳۴سال امامت وخطابت وتدریس کے فرائض بحُسن وخوبی سرانجام دیئے۔

آپ سے سینکڑوں طلباء نے ناظرہ قرآن اور درجنوں نے حفظُ القرآن کرنے کی سعادت حاصل کی۔میرے فاضل پیر بھائی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علاقہ بھر میں مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت کیلئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہے۔آخر عارضہ قلب سے اچانک داغِ فراقت دے گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دُعا ہے مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ مرحوم کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور کامل بخشش کے ساتھ جنت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔اور ھذا الکتاب کو مزید صدقۂ جاریہ بنائے۔آمین ثم آمین!

دُعا گو: ابوسعید محمد سرور قادری وصاحبزادگان اور شاگردان واحباب اہل سنت

محلہ فاروق آباد گوندلانوالہ گوجرانوالہ

مختصر حالاتِ زندگی حضرت شیخ محمد بن علوی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی محمد بن علوی بن عباس، جائے ولادت مکہ مکرمہ، آپ حسین وجمیل قد آور خلیق وشفیق شخصیت ہیں۔

القابات : فضیلۃُ الشیخ، العالم الجلیل، المحقق النبیل، فضیلۃُ الاستاذ، شیخُ القرآن والحدیث، مناظر، پروفیسر، ڈاکٹر، علامہ، امام کعبۃُ اللہ مسجد الحرام

حسنی سید : آپ کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔

خلافت: خلیفۂ اعلیٰ حضرت الشیخ المدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری کے خلیفہ ہیں۔

تعلیم: مسجد حرام ومدرسۃُ الفلاح سے تعلیم حاصل کی۔ مزید حصولِ علم کیلئے مغربی ممالک مصر، ہندو پاکستان کا سفر کیا۔

قطبِ مدینہ : الشیخ ضیاء الدین احمد القادری سے سندِ حدیث حاصل کی اور الازہر جامعۃ الازہر مصر میں فن حدیث میں ڈاکٹریٹ کی۔

فرائض تدریس درحرم کعبہ :

آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ سن بلوغ سے قبل ہی علم قرآن وحدیث کی تدریس شروع کردی۔ آپ کی علمی وتحقیق شہرت کی بنا پر آپ کو ـــــ کلیۃ الشرعیہ مکہ مکرمہ میں (متفقہ طور پر) استاذ الحدیث مقرر کردیا گیا ـــــ مسجد حرام میں تدریس کیلئے مقرر ہوئے۔

ریڈیو مکّہ : مسجد حرام میں اپنے والد گرامی کی جگہ درس دینے کے ساتھ ساتھ مکۃُ المکرمہ کے نداء الاسلام ریڈیو (اسٹیشن) سے مختلف موضوعات پر آپ کے بیانات نشر ہوتے تھے۔

جامعہ : مکہ مکرمہ میں مدرسہ عتبیہ کے نام سے ایک عظیم الشان دینی مرکز قائم کر رکھا ہے۔ جس میں سعودیہ کے علاوہ بیرونی ممالک کے کثیر طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

محفلِ ذکر ونعت : آپ کے ہاں ہر روز بعد از نماز مغرب محفلِ ذِکر ونعت ہوتی ہے۔ حاضرین اپنے دل کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔

صدارت: آپ سعودیہ کی بین الاقوامی مقابلہ قرات کمیٹی کے تین سال تک صدر رہے ہیں اور رابطہ عالم اسلامی کے سرگرم رکن بھی رہے۔

علماءحرم کی نظر میں : حرمین الشریفین اور عالم اسلام میں آپ کو بے پناہ قدر و منزلت حاصل ہے۔یہاں صرف عالم اسلام کی ان چند نامور شخصیات کے نام لکھے جاتے ہیں جو آپ کی موثر ترین مذہبی و علمی حیثیت و تحقیقی جلالت شان کے قائل اور دل سے معترف نظر آتے ہیں۔

(۱) مفتی مصر شیخ محمد حسین مخلوف (۲) جامعہ ازہر کے سابقہ سربراہ شیخ محمد طیب النجار (۳) متحدہ عرب امارات کے وزیر امور مذہبی محمد الخزرجی ۔ (۴) دکتور رؤف شبلی ۔ (۵) ڈاکٹر حسن الفاتح قریب اللہ سوڈانی ۔ (٦) جامعہ قاہرہ کے استاد الحدیث شیخ محمد محمد ابوز ۔ (۷) السید الشیخ یوسف ہاشم الرفاعی وزیر اوقاف الکویت ۔ (۸) شیخ ابوبکر جابر الجزائری (۹) شیخ عبدالعزیز بن محمد الغمازی (۱۰) مراکش کے نامور محقق عبدالحئ العمروی اور شیخ عبدالکریم۔

تصانیف : آپ نے درجنوں علمی و تحقیقی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔چند ایک کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔(۱) الدعوة الاسلامیہ (ساٹھ مقالات کا مجموعہ) (۲) فی سبیل الہدی والرشاد (پچاس مقالات کا مجموعہ) جو آپ کے والد گرامی ہر جمعۃ المبارک کی صبح کو ریڈیو سعودیہ پر خطاب فرماتے تھے، ان کے بعد آپ خطاب فرماتے رہے، انہی نشری تقاریر کو مجموعہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔(مطبوعہ طابع سحر جدہ) (۴) الکامل (شمائل نبوی) (۵) زبدة الاتقان فی علوم القرآن ۔ (٦) فی رحاب البیت الحرام (تاریخ مکہ آثار) (۷) مقبرہ جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ کے قبرستان کے بارے معلومات) (۸) شرف الامۃ المحمدیہ (فضیلت اُمتِ مصطفیٰ ﷺ) (۹) شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد (درِ رسول ﷺ کی حاضری کے موضوع پر مدلل و مکمل کتاب ہے)۔ (۱۰) الزخائر المحمدیہ، سرزمین حجاز پر جب آپ نے محسوس کیا کہ لوگ بدعقیدہ (وہابی نجدی) ہوتے جارہے ہیں ان کم علم

لوگوں کے عقائد کی اصلاح کیلئے آپ نے یہ ایک عظیم مدلل لاجواب کتاب لکھی۔ راقم نے اسی کتاب سے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ (۱۱) مفاہیم یجب ان تصحح (یہ کتاب ذخائر محمدیہ، عقائد اہلِ سنت وجماعت) پر کئے گئے اعتراضات کا مدلل ومحقق ومکمل جواب ہے۔

شاہ فیصل ایوارڈ وتصدیق علماء دیوبند: اس کتاب کی تائید تمام علماء عرب نے کی بالخصوص ان میں مراکش کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ کنون شامل ہیں جو کہ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی اراکین میں سے ہیں۔ اور دوسرے مفتی اعظم مصر شیخ محمد حسنین مخلوف ہیں۔ خیال رہے یہ وہ مفتیٔ اعظم ہیں جن کو سعودیہ حکومت نے خدمتِ اسلام کے اعتراف کے طور پر ''شاہ فیصل علمی ایوارڈ'' دیا تھا۔ یادر ہے اس کتاب پر دیوبندی علماء کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔ (ملاحظہ کریں۔ مفاہیم یجب ان تصصح معروف بہ۔ اصلاح مفاہیم ص ۱۷ تا ۲۷، اردو)

وفاتِ حسرت آیات

✿ شیخ عرب وعجم وامام حرم حضرت محمد مالکی ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء کو انتقال فرمایا۔

✿ حضرت موصوف قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین مدنی کے خلیفہ تھے۔ ✿ وفات کی رات دو بجے آپ نے درس تعلیم ختم کیا جسے چھ سو سے زائد طلباء وعلماء نے سماعت کیا۔

✿ خبرِ انتقال کے بعد مسجد حرم مکہ کے اردگرد کی سڑکیں عقیدت مندگان سے بھر گئیں اور سڑکیں ٹریفک کیلئے بند کردی گئیں تھیں۔ ✿ نماز جنازہ کے چلتے ہوئے باآواز بلند کلمہ طیبہ کے ذکر وتکبیرات سے راستے گونج اُٹھے۔ جو ویڈیو کیمرے میں تمام یادگار لحات محفوظ ہیں۔

✿ شیخ محمد بن عبداللہ سبیل نے حرم میں محدث حجاز محمد علوی مکی کی نماز جنازہ کی امامت کی۔

✿ آپ کا پہلا عرس ۱۵ ررمضان المبارک ۱۴۲۶ھ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں ہوا اس میں آپ کی دینی ومسلکی خدمات کو سراہا گیا۔

(ماخوذ ---- اقتباسات ۔فات: محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت ۔ از عبدالحق انصاری۔ طبع بصیر پور اوکاڑہ)

مفتیٔ مکہ کے آستانہ پر محفلِ میلاد النبی ﷺ

(ازقلم : خلیفہ مجاز پیر طریقت، علامہ صاحبزادہ ابوالرضا الحاج محمد داؤد صاحب رضوی گوجرانوالہ)

بفضلِ خداو بوسیلۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ میں حرمین شریفین حاضری ہوئی تو بعض اہلِ ذوق سے یہ سُن کر بے حد مسرت ہوئی کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ ہیں۔ جن کے دولت کدہ پر روزانہ محفلِ میلاد ہوتی ہے۔ یہ پُر مسرت بات سنتے ہی حاضری کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ حج شریف کے بعد مدینہ منورہ حاضری سے ایک دن قبل ۱۵ ذوالحجہ بروز منگل بعد نماز مغرب الحاج شیخ محمد امجد علی صاحب چشتی (کامونکی) کے ہمراہ بیت اللہ شریف سے کچھ فاصلے پر شارع مالکی پر واقع فضیلۃ الشیخ حضرت العلام السید محمد بن السید علوی المالکی الحسنی کے آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی تو دل دیکھ کر باغ باغ ہوگیا کہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے بے شمار عاشقانِ رسول ﷺ محفلِ میلاد سجائے اپنی اپنی زبان میں سرکار مدینہ ﷺ کی ثناخوانی میں مصروف تھے، ان میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی، گورے بھی تھے اور کالے بھی، بڑا پُر کیف منظر تھا۔ کافی دیر محفل پاک جاری رہی۔ اختتام صلوٰۃ و سلام (بحالتِ قیام) اور دُعائے خیر پر ہوا۔ محفلِ میلاد میں حاضرین کو لنگر شریف بھی کھلایا گیا اور سدا بہار تبرک، کتابی تحفے بھی عطا کئے گئے۔ فقیر کو بھی حضرت مالکی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے والدِ محترم کی تصانیف شرف الامۃ المحمدیہ، شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد۔ تاریخ الحوادث والاحوال النبویہ اور فتح القریب المجیب علیٰ تہذیب الترغیب والترہیب حاصل ہوئیں۔ اختتام محفل پر حضرت السید محمد بن السید علوی رحمۃ اللہ علیہ کرسی پر تشریف فرما ہوگئے تو حاضرین نے آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ نورانی چہرہ، سر پر سفید عمامہ اور سفید لباس میں ملبوس حضرت مالکی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے حضرت موصوف اور تمام علماء و مشائخ اہلِ سنت کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے، آپ کے آستانہ کو آباد رکھے، نظرِ بد سے بچائے، قبلہ اول مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے تسلط اور حرمین طیبین کو نجدیوں کے تسلط سے آزاد کرائے۔ آمین!

محمد داؤد قادری رضوی

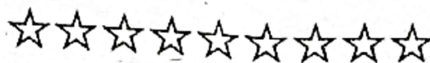
حجازِ مقدس میں سُنّیت کی رونق قائم ودائم ہے

(از محقق اہلِ سُنت مناظرِ اسلام علامہ مفتی محمد عباس رضوی گوجرانوالہ)

پندرہ رمضانُ المبارک بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۹۵ء بروز بدھ بعد نماز عصر میں حسبِ معمول مسجد نبوی شریف میں مقام اصحابِ صُفہ پر کھڑے ہو کر "دلائل الخیرات" کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک وہاں کے سب لوگ کھڑے ہو گئے دیکھا تو ایک نہایت ہی خوبصورت سفید رنگ سیاہ داڑھی مبارک سر پر سفید عمامہ شریف فربہ جسم کے مالک ایک شخصیت تشریف لائے ہیں، کوئی شخص اُن کا ماتھا چوم رہا تھا اور کوئی اُن کے ہاتھ چوم رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ شخصیت حضرت علامہ محمد بن علوی المالکی ہیں۔ بعد از افطار و نماز مغرب میں نے بھی ان کی دست بوسی کی اور بتایا کہ میں پاکستان سے عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے دیدار و ملاقات کا مشتاق تھا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا دیدار مسجد نبوی شریف میں کرادیا۔ آپ مجھ سے پاکستان کے بارے سوالات کرنے لگے۔ دورانِ گفتگو میں نے آپ سے حضرت علامہ تقی الدین سبکی کی ایک کتاب کے بارے پوچھا کہ حضرت کیا یہاں کسی جگہ سے "السیف الصقیل" دستیاب ہو سکتی ہے۔ آپ نے فوراً فرمایا: السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل؟ میں نے عرض کی یہی جی ہاں! فرمایا یہاں کیسے دستیاب ہو سکتی ہے؟ یہ نجدی لوگ ایسی کتب کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ میں نے عرض کی ان کے پاس اچھی نظر ہے ہی نہیں ہے تو وہ اچھی نظر سے دیکھیں کیسے، اس مقولہ پر آپ بے حد خوش ہوئے۔ اور کافی دیر تک مختلف ممالک کے علماء اہل سنت آپ کے پاس آتے رہے اور آپ میرا ان سے ان سے میرا تعارف کراتے رہے۔ انہی دنوں آپ کی کتاب شفاء الفواد کا ترجمہ محققِ دوراں حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ میں نے ایک نسخہ خدمتِ اقدس

میں پیش کیا آپ بڑے خوش ہوئے اور جناب مفتی صاحب کے حق میں دُعائے خیر کے کلمات فرمائے۔نمازِ تراویح تک یہ مبارک مجلس رہی۔اس کے بعد پھر ۲۱ رمضان المبارک کے دن ملاقات ہوئی کیونکہ آپ کے ملاقاتیوں کا کافی رش تھا اس لئے آپ نے آدھ گھنٹے بعد حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ سکون سے گفتگو ہو سکے۔اس وقت آپ نجدیوں کے آثار مقدسہ پر مظالم پر مختلف عرب علماء سے گفتگو فرما رہے تھے۔جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو زیادہ لیٹ ہو گیا تھا حتیٰ کہ نماز تراویح شروع ہو چکی تھی بعد از نمازِ تراویح پتہ چلا کہ آپ تشریف لے جا چکے ہیں۔اس کے بعد جب دوسری مرتبہ ۱۹۹۷ء میں حاضری کا شرف ملا تو پھر آپ کی زیارت مقام اصحابِ صفہ پر ہی ہوئی۔آپ نے فرمایا یہاں کافی جاسوسی ہوتی ہے۔لہٰذا آپ نمازِ تراویح کے بعد یہاں حاضر ہو جائیں' گھر جا کر تفصیلاً بات کریں گے اور آپ کو کتب بھی دیں گے لیکن چونکہ میں اس وقت معتکف تھا اس لئے آپ کی رہائش پر حاضری کی سعادت سے محروم رہا۔اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے آپ کے دم قدم سے حجاز مقدس میں سنیت کی رونق قائم ودائم فرمائے۔حضرت علامہ مولانا محمد سرور قادری صاحب گوندلوی نے حضرت فضیلۃ الشیخ محمد بن علوی المالکی کی کتب سے آپ کے عقائد مختصراً بیان کر کے اردو دان حضرات کیلئے ایک بیش بہا خزینہ جمع فرما دیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش سے سنی مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور مولانا ابوسعید محمد سرور قادری صاحب کے علم وعمل وذوق میں مزید ترقی فرمائے۔آمین!

(علامہ مفتی) محمد عباس رضوی حال دبئی



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ! اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ آمِیْنَ

ترجمہ : (اے اللہ کریم) ہم کو سیدھا راستہ پر چلا راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔ (آمین)

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ ۔ (پ ۱۴۔النحل ۱۲۴)

ترجمہ : اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ ۔ (پ ۵۔سورۃ النساء آیت ۸۳)

ترجمہ : جب کبھی کوئی مسائل کا معاملہ پیش آتا اگر اس کے لئے رسول اور ذی اختیار (عالموں) کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو بعد میں کاوش کرتے (مسائل کا صحیح حل نکالتے ہیں)

جب بڑے اس کی تحقیق تسلیم کرلیویں تو ان کے موافق اس کو کہیں نقل کریں اور اس پر عمل کریں۔ (حوالہ زیر آیت مذکورہ تفسیر عثمانی دیوبندی)

خیال رہے ! دیوبندی وہابی علماء شیخ مکہ کی علمی جلالت شان کو تسلیم کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایمانِ کامل : حضرت شیخ مکہ محمد بن علوی کے علمی جواہر پارے پڑھیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ اقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ۔ (سورۃ توبہ آیت ۲۴)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ) "اے محبوب (محمد ﷺ) فرما دیجئے۔ اگر تمہارے والدین، اولاد و بھائی و خاوند و بیویاں و خاندان وہ اموال جن کو تم حاصل کرتے ہو تجارت جس میں گھاٹے کا خطرہ لگا رہتا ہے اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسق قوم کو کامیاب نہیں فرماتا۔"

حدیث مبارک : فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔

✡ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے آقا ﷺ مجھے ہر شے سے زیادہ پیارے ہیں۔ کیا اپنے آپ سے بھی؟ اس پر سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ پیار نہ کرے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اس رب کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا۔ آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

اس پر رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: الان یا عمر۔ اے عمر پیارے اب بات بن گئی (تیری) رضی اللہ عنہ (۱)

محدّث کبیر حضرت محمد بن علوی مکی لکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دو آدمی آپ ﷺ کے نام نامی کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ ایک شخص کو معمولی اَجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو بے حد و بے حساب اَجر ملتا ہے۔ ایک نے حالتِ غفلت میں ذکر و درود و سلام عرض کیا ہے۔ اُسے معمولی اَجر دیا گیا جبکہ دوسرے نے کمال محبّت اور اَدب و تعظیم رسول کریم ﷺ ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے آقا ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ لہٰذا اُسے اَجر عظیم دیا گیا کیونکہ سرکار کی محبت اور تعظیم ایسا عظیم عمل ہے۔

درود و سلام مقبول وظیفہ : درود و سلام پڑھنے والے اُمتی پر خود خالق کائنات ایک کے بدلے دس بار رحمت و برکت نازل فرماتا ہے۔ یہ عنایات محض بندے کی اپنی حیثیت کی بنا پر نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے لطف و کرم کی بنا پر ہے جو اس نے اپنے محبوب پر کیا ہے اور محبوب کا صدقہ اُمت پر انعامات فرماتا ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کل الاعمال منها المقبول والمردود الا صلوٰۃ علی فانها مقبولة غیر مردود۔

ترجمہ : جتنے بھی اعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض مقبول ہوتے ہیں بعض مردود لیکن مجھ پر درود و سلام پڑھنا ایسا عمل ہے جو ہر حال میں مقبول ہے کبھی رد نہیں ہوتا۔(۲)

اہلِ سُنّت کی پہچان اور دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

حالتِ بیداری میں دیدار: امام غزالی احیاء علوم الدین میں امام مرسی رحمۃ اللہ علیہما سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے ہر روز (دن رات) میں پانچ سو مرتبہ درج ذیل صلوٰۃ وسلام پڑھا وہ مرنے سے قبل سرکار دو عالم ﷺ کو حالتِ بیداری میں ضرور دیکھے گا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔(۳)

دوم : جس شخص نے بروز جمعۃ المبارک مجھ پر ہزار مرتبہ یہ درود پڑھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ تو وہ شخص رات کو ضرور اپنے رب یا نبی کا دیدار کریگا یا جنت میں اپنا گھر دیکھے گا اگر نہ دیکھا تو یہ عمل دو، تین، پانچ جمعوں تک جاری رکھے۔ (۴)

✪ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ القول البدیع ص ۵۲ پر حضرت زین العابدین (رضی اللہ عنہ) سے نقل فرمایا ہے۔ قَالَ عَلَامَۃُ اَھْلِ السُّنَّۃِ کَثْرَۃُ صَلٰوۃٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضور پاک ﷺ سے محبت کی نشانی ہے کثرت سے درود پڑھنا پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے حالتِ بیداری میں بھی دیکھے گا یعنی بیداری میں دنیا میں ہی دیدار نصیب ہوگا۔ (بخاری)

اوّل نُورِ مصطفٰی علیہ السلام : قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ (سورۃ مائدہ پ ۶۔ آیت ۱۵)

ترجمہ : یقیناً تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آئی۔

حدیث شریف : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ۔ اے جابر یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی (ﷺ) کا نُور اپنے نُور سے بنایا۔ (۵)

حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَیں نور تھا نیز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں اسوقت بھی نبی تھا جب نہ آدم تھے نہ مٹی تھی نہ پانی تھا۔ فرمایا سب سے پہلا اور آخری نبی میں ہوں۔

سابقہ انبیاء کو فیض ملا : حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ جنت میں

حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں آپ تھے نیز فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھے پھر وہ کیسے جلتے؟ (۵)

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ : حضور پاک شفیع المذنبین علیہ السلام نے فرمایا: اول من اشفع له من امتی اهل المدينة ثم اهل المكة ثم اهل طائف۔ میں اپنی اُمت میں سب سے پہلے اہل مدینہ پھر اہل مکہ مکرمہ اور پھر اہل طائف کی شفاعت کروں گا۔

حرمین کی موت مانگی : نیز فرمایا جو کوئی مدینے میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ یہاں ہی مرے کیونکہ جو بھی اس شہر میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (۶)

مسجد نبوی کی نماز حج کے برابر : فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو میری مسجد میں نماز ادا کرے اسے مثل حج ثواب ملے گا۔ اَلصَّلٰوةُ فِیْ مَسْجِدِیْ حَتّٰی یُصَلِّیْ فِیْهِ کَانَ بِمَنْزِلَهٗ حَجَّةً۔ (۷)

وسیلہ : وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ (۸) تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔ نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے دُعا کرنا جائز و مقبول ہے۔

✡ حضرت عثمان حنیف رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ ایک نابینا صحابی کو جو نبی کریم ﷺ نے دعا تعلیم فرمائی تھی جس میں وسیلہ کا ثبوت ہے، نقل فرمائی ہے۔ (۸)

✡ حضرات صحابہ کرام کا بھی یہی عمل ثابت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بھی آپ کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ (۹)

حضرت شیخ علوی نے مکمل باب لکھا ہے۔ اور تمام سوالات کے جوابات بھی لکھے ہیں (۱)۔ (بلکہ مکمل کتاب بھی تحریر فرمائی ہے)

(۱) یہ بروایت ابن حنیف حدیث شریف غیر مقلدین کے مولوی فضل الرحمٰن گوندلانوالہ نے اپنی کتاب ''دُعا کا اسلامی تصور'' میں بھی نقل کی ہیں۔

صالحین کا وسیلہ : حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بنجر علاقوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ نبی کریم و دیگر انبیاء کرام (علیہ و علیہم السلام) کے وصال کے بعد بھی وسیلہ سے دعا کرنا جائز و حدیث سے ثابت ہے۔

(۱۰) محمد بن عبدالوہاب سے بھی توسل باالنبی ثابت ہے۔(۱۰)

دست بوسی : ہاتھوں کو چومنے کا یہ عمل ہمارے اسلاف میں چلا آ رہا ہے۔ جس پر بہت احادیث منقول ہیں۔(۱۱)

علمِ غیب: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا : تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں۔ مزید جنگ بدر کے مقتولین کے مرنے کے اعلان کے ساتھ ساتھ ایک دن قبل ہی مقتولین کے گرنے کی جگہ کے نشانات تک لگا دیئے۔

✿ حضرت سواد بن اقارب رضی اللہ عنہ نے جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نعت پیش کی۔ شیخ علوی صاحب نے اس قصیدہ کو لکھا ہے۔

فَاشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرَهٗ

وَاَنْتَ مَامُوْنَ عَلٰى كُلِّ غَائِبِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور آپ ہر غائب کے امین ہیں۔ ہر غیب کا علم آپ کو عطا کر دیا گیا ہے۔(۱۲)

آمدِ رسول پر نعت خوانی و نعرہ تکبیر و رسالت بلند کرنا :

حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ جس دن حضور اکرم تاجدار مدینہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس دن اہل مدینہ اتنے خوش تھے کہ کبھی بھی کسی معاملے میں میں اتنا خوش نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا بچے راستوں پر خوشی سے بھاگتے جاتے تھے اور بلند آواز سے کہتے تھے۔ جاء رسول اللہ۔ آ گئے آ گئے سرکار رسول اللہ آ گئے۔

حتیٰ کہ لوگوں کو دیکھا کہ گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگا رہے تھے۔

جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ جَاءَ مُحَمَّدٌ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ نعتیں پیش کی گئیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ہر زائر کی انتہائی خواہش تھی اور عرض کرتا تھا الینا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمارے گھر آقا تشریف لائیے۔ ہر محفل میں کچھ یوں ہی گفتگو تھی۔ ’’آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم والے دن جیسا پُر نور پر مسرت حسین دن کبھی کسی نے نہ دیکھا‘‘ (۱۳)

آمد مصطفیٰ، مرحبا مرحبا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیک وسلم)

مدینہ طیبہ ہے (خبردار کوئی یثرب نہ کہے)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کے نام سے پکارا (یعنی نہ یثرب کہو نہ لکھو) وہ (گنہگار ہوا) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے کیونکہ مدینہ تو طابہ ہے۔ مزید فرمایا اگر کسی نے کہہ لیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مرتبہ مدینہ مدینہ مدینہ منورہ کہہ لیں۔ (۱۴)

ادب سے مزین کرنا: علماء امت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص کا خیر کا ارادہ اور ادب سے خود کو مزین کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جب قبر اطہر کے پاس سے گزرے خواہ مسجد نبوی کے باہر ہو کھڑے ہو کر سلام ضرور عرض کرے۔ (۱۵)

شیخ ابو حازم فرماتے ہیں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو حازم تو ہمارے پاس سے گزر جاتا ہے کھڑے ہو کر سلام نہیں کرتا۔ اس کے بعد کہتے ہیں ابو حازم (رحمۃ اللہ علیہ) نے گزرتے ہوئے سلام عرض کرنا کبھی ترک نہیں کیا۔ امام مالک فرماتے ہیں میرا اور بہت

سے علماء کا یہی عمل ہے۔(۱۵)

سواری کا ادب : آپ ﷺ کی سواری اونٹنی اور کجاوہ کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادب کرتے تھے۔ جنبی ہونے کی صورت میں سواری اور کجاوہ کو ہاتھ نہ لگاتے۔(۱۶)

تبرکات کا ثبوت : متعدد محدثین کے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کا عصا مبارک تھا۔ ان کے وصال کے بعد قبر میں ان کے پہلو میں کفن کے درمیان رکھا گیا ا ۔(۱۷)

تبرک کی برکت سے کامیابی : حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ایک بال مبارک حاصل کیا اور اسے اپنی ٹوپی میں سی لیا تھا۔ ہر جنگ میں ٹوپی کو ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اسی بال کے صدقے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔(۱۸)

چادر مبارک : آپ کی چادر مبارک تبرک کے طور پر صحابہ کرام میں رہی پھر بادشاہوں کے پاس آئی۔ یہ وہی چادر مبارک تھی کو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو نعت شریف پڑھنے پر آقا سرور عالم ﷺ نے انعام کے طور پر عطا فرمائی تھی۔(۱۹)

(معلوم ہوا کہ مداح خوانان حبیب ﷺ کی خدمت کرنا سنت ہے۔)

لطفِ زندگی : فضیلۃ الشیخ استاذ الحدیث مکہ مکرمہ محمد علوی مالکی مکی حسنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ سے محبت کی علامات میں سے ہے کہ آپ ﷺ کی سنتوں سے محبت کی جائے۔ آپ کا ذکر ادب و تعظیم سے کیا جائے۔ آپ ﷺ کے نام کے تذکرے سن کر لذت محسوس ،۔ آپ کے دین، آل پاک، صحابہ کرام، شہر پاک حتیٰ کہ جس کی نسبت سرکار کے ساتھ ہے اس سے محبت کی جائے۔ دل اور روح سرکار ابد قرار کی طرف ہی متوجہ ہو جائے۔ پھر اسے ات کو خوابوں میں کثرت سے آپ سرکار ابد قرار (ﷺ) کا دیدار ہوتا ہے۔(۲۰)

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے (ﷺ)

[ا ۔ فتح المتعال فی مدح ۔ از امام احمد المقری اردو ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی]

نعلین مبارک کی برکات: سرکار دوعالم فخر موجودات ﷺ کے نعلین مبارک کے فضائل وبرکات بڑے بڑے علماء نے کتب ورسائل تحریر کئے ہیں۔خاص طور پر شیخ مقری نے مستقل کتاب لکھی ہے۔اس میں متعدد نعل پاک کے نقشہ جات پیش کئے ہیں۔لکھتے ہیں نعل پاک کا عکس مکرم اس محبوب کے قدم تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔آپ کی نعل پاک سے شرف برکت حاصل کرو۔بیمار اس سے شفا اور خواص منافع پاتے ہیں۔(۲۱)

عرش پر نعلین پاک: حضرت شیخ علوی فرماتے ہیں۔امام نبہانی نے فرمایا ہے۔

على راس هذا الكون نعل محمد

سمعت فجمع الخلق تحت ظلاله

لدى العرش موسىٰ نوری اخلع واحمد

الى العرش لم يؤمر بخلع نعاله

(صلى الله عليه وسلم)

ترجمہ: اس کائنات (ہم غلامان) کے سر پر آپ کی نعلین پاک ہے۔تمام مخلوق اس کے سایہ میں ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (یعنی فرش) پر کہا گیا کہ جوتے اُتارو لیکن سرکار (ﷺ) کو عرش پر جوتے اُتارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔(۲۲)

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور

تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

خون وبول پاک: آپ ﷺ کا خون مبارک اور بول (پیشاب) تمام فضلات پاک بلکہ پینا جائز اور باعث شفاء ہیں۔(۲۳)

برکت والا درخت کہاں: شیخ مکہ علیہ الرحمۃ نے تبرکات پر مدلل بیان لکھا ہے۔آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو کٹوا دیا تھا

جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی۔اس بات سے جاہل لوگ تبرکات کی نفی کرتے ہیں۔
حالانکہ میری تحقیق (محمد علوی مالکی مکی) یہی ہے کہ حضرت عمر کا یہ بیان کردہ عمل عدم جواز پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ اللہ کے فضل سے قوی دلیل سے ثابت ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے جس درخت کو کٹوادیا تھا۔دراصل یہ وہ درخت نہیں تھا جسے لوگ خیال کرتے تھے کیونکہ چند سالوں کے بعد وہ درخت غیب ہو گیا تھا۔(۲۴) (یاد رہے کہ یہ بیعت مقام حدیبیہ مکہ مکرمہ میں لی گئی تھی)

بدعت کی قسمیں: آجکل لوگ ہر نئے کام کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔شیخ مکہ فرماتے ہیں علماء حق نے بدعت کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱)واجب (۲)مندوب مستحب (۳)مباح (۴)مکروہ (۵)حرام سیئہ
(معلوم ہوا کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہے۔(۲۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

درِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حاضری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔(پ۵۔النساء،آیت:۶۴)

ترجمہ: اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو وہ آپ کی خدمت میں آجائیں اللہ کریم سے معافی مانگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی سفارش فرمادیں تو وہ اللہ کریم کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

~ مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ ‏ ‏ پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی

[مصنف کی کتاب ''شہنشاہ کا روضہ دیکھو'' طلب فرمائیں]

تاجدارِ مدینہ، سرکارِ ابدقرار، محبوب کریم رؤف رحیم نبی اکرم، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔

مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا یَعْلَمُہٗ حَاجَۃً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

جو شخص میری زیارت کیلئے آیا میری زیارت کے علاوہ اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔ ؎

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا　　　اُس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

من حج فزار قبری فی مماتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔(۲۷)

وہ شخص جس نے حج کیا اور بعد از وصال میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی۔ من زار قبری وجبت له شفاعتی۔(۲۶)

جس نے میری قبر اطہر کی زیارت اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام : فرماتے ہیں جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضری دے تو اسے قبلہ کی طرف پشت اور چہرہ آپ کی طرف کرنا چاہئے۔ پھر سلام عرض کرے اور دعا کرے اور جب بھی روضہ پاک کے قریب سے گزرے یا دور سے اور روضہ پاک پر نظر پڑے تو ہر دفعہ سلام عرض کریں۔(۲۷)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَیْکَ یَامَنْ امَنه اللہ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاطٰہٰ ۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسِیْنَ ۔(۲۸)

نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ پست آواز میں صلوٰۃ وسلام عرض کریں ۔ بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت حرمت جیسی ظاہری زندگی میں تھی ایسی ہی آج بھی ہے۔

حیات وسماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سند جید کے ساتھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہے ۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُعْلِمْتُہٗ ۔

جوامتی مجھ پر میری قبرانور کے پاس درودوسلام پڑھتا ہے اسے میں خودسنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے میں اسے جانتا ہوں ۔(۲۹)

دوسری حدیث میں ”لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ “۔

ترجمہ : جوامتی مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے اس کی آواز ، مجھے پہنچتی ہے ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد بھی ؟ تو جواباً فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام فرمادیا ہے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں ۔(۳۰)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

حضرت شیخ مکہ محمد علوی لکھتے ہیں: بے شک پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ اور تروتازہ ہیں۔

آپ اس چاند کی طرح ہیں جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حیات الانبیاء پر بہت احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اَلْاَنْبِیَاءِ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔(الحدیث)

جواب سلام : سلام عرض کرنے والے کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

اعمال اُمت کو دیکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں: فرشتے آپ پر سلام بھیجتے ہیں اور جو آپ حکم فرماتے ہیں فرشتے وہ کرتے ہیں۔ (ترجمہ قصیدہ ابن حجر ہیتمی)

وصوم ثم حج کل عام یجوز علیه بل لا یتحیل۔ یعنی آپ روزے رکھتے اور حج کرتے ہیں ہر سال اور یہ صحیح ہے ممکن ہے محال نہیں۔ امت کے اعمال دیکھتے ہیں دُعا کرتے ہیں۔

من لم یعقد هذا بطله　　　　یقیناً فهو زندیق جهول

جو شخص اس مذکورہ بیان کا عقیدہ نہ رکھے انکار کرے۔ تو وہ یقینا جاہل زندیق ہے۔ ہیتمی پناہ طلب کرتا ہے۔ آقا اپنے بوجھ لیکر کس کے دروازے پر جاؤں۔ (قصیدہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ) (۳۱)

جسے دیکھنا عبادت : النعقة التی قبر فیها علیه الصلوٰة والسلام افضل من العرش۔ زمین پاک کا وہ حصہ جہاں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں عرش سے بھی افضل ہے نیز فرمایا کعبۃ اللہ سے افضل ہے۔ (۳۲)

النظر الحجرة الشریفة کانه عبادة قیاسا علی کعبة۔ روضہ انور کو دیکھتے رہنا عبادت ہے۔ جس طرح کعبہ کو۔ (۳۲)

مواجہہ شریف پر ندائیہ نعتیہ کلام منقش ہے

نیز وصال کے بعد یارسول اللہ پکارنا

مواجہہ شریف کی طرف سنہری جالیوں کے اوپر سنہری وموٹے الفاظ میں اب بھی لکھا ہے۔

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه

فطاب من طیبهن القاع والا کم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه

فیه العفاف وفیه الجود والکرم

اے ساری مخلوق سے بہترین ہستی جو پردہ فرما ہیں ہموار زمین میں پس آپ کے جسم پاک کی خوشبو مبارکہ سے تمام زمین خوشبودار ہوگئی۔ میری جان اس روضہ پاک پر قربان ہو جس میں آپ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اس میں جود وکرم ہے۔ اے

سیدہ فاطمہ اور ابو بکر صدیق کا عقیدہ : سیدہ فاطمہ بنت رسول کریم ﷺ نے متعدد بار یا ابتاہ ۔عرض کی سیدہ صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہما عرض کرتی ہیں۔الا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کنت رجاء نا وکنت بنا برا ولم تک جا فیا یا رسول اللہ۔

آپ ہماری امیدیں ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ بھلائی کرنے والے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

قارئین کرام آپ نے ایک ہی مجلس میں آپ کو متعدد بار یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کے محبت بھرے انداز میں گزارشات کیں ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اذکرنا یا محمد عند ربک۔ یارسول اللہ آپ رب کے ہاں ہمارا ذکر کرنا ہمارا خیال کرنا۔

بروایت حضرت بلال بن حارث مزنی، یارسول اللہ عرض کر کے مدد وتوجہ طلب کی۔ (ملخصاً)(۳۴) (معلوم ہوا یہ عقیدہ صحیح ہے)

مومن مجاہدین کی پہچان نعرۂ رسالت :

جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ افواج اسلام کے کمانڈر تھے۔آپ نے اسلامی فوج کا نعرہ اور علامتی نشان یا محمد (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) مقرر کیا تھا۔(۳۵)

محفل میلاد کرنا اور شب ولادت شب قدر سے افضل ہے

حضرت شیخ علوی مکی فرماتے ہیں میرے نزدیک شب ولادت شب قدر سے افضل ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک جو تاریخ مشہور ہے وہ بارھویں تاریخ ولادت اور پیر کا دن ہے۔ میلاد کی محفل اُمور خیر میں سے ہے خوشی کا اظہار کرنا، کھانا کھلانا جائز ہے۔ یہ عمل ہر جگہ جاری ہے۔ ولادت نبوی کی خوشی کرنے کا تو ابولہب کو بھی فائدہ ہوا۔(۳۶)

ایمان والدین اور تنبیہہ : نبی کریم ﷺ کے والدین موحد تھے، انہیں زندہ فرمایا گیا تھا۔ جو شخص آپ کے والدین کے بارے کفر کا عقیدہ رکھتا ہو اس کے کفر کا خوف ہے کہ وہ خود کافر ہو جائے۔(معاذ اللہ) اسی سلسلہ میں امام اعظم وملا علی قاری کی طرف جن عبارات کی نسبت کی گئی ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔

کیونکہ حضرت محدث علی قاری نے خود لکھا ہے یعنی رجوع فرمالیا ہے۔ فرماتے ہیں۔آپ

ﷺ کے والدین کے ایمان کے بارے مختلف اقوال ہیں مگر صحیح ترین بات یہی ہے کہ وہ اسلام پر تھے۔ بڑے بڑے آئمہ کرام کا یہی قول ہے۔ محدث امام سیوطی نے اس موضوع پر رسائل لکھ کر اس کو واضح کر دیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے والدین کو زندہ کیا تھا۔ جمہور علمائے ثقہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ (۳۸) (کہ وہ زندہ ہو کر ایمان لائے اور اُمت میں داخل ہوئے) (۱)

مزید تفصیلات پڑھنے کیلئے حاصل کریں کتاب ''جامع الانوار فی مناقب والدین سید الابرار'' (تالیف ابوسعید قادری)

شیخ مکہ نے ان سوالات کے مسکت جوابات تحریر کئے ہیں۔ (راقم الحروف) ایک قصیدہ نقل کیا ہے جس کا پہلا شعر ہے۔

یا والد المصطفیٰ تلت الکمالات وجئت الخیر للماضی وللات

اے والدین مصطفیٰ (ﷺ) تم رضی اللہ عنہما نے پیارے بیٹے کی بدولت کمالات کو حاصل کرلیا آپ نے ایسی ہستی کو جنم دیا جو گزرے ہوئے اور آنے والے ہر دور کیلئے باعث خیر ورحمت ہے۔ (۳۸)

غیر نبی کو یا کہہ کر پکارنا : غیر نبی ذوات کو بھی وصال کے بعد حرف ''یا'' سے ذکر کر سکتے ہیں جیسا کہ یا والد المصطفیٰ کے حوالہ سے معلوم ہوا نیز روضہ پاک کی حاضری پر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق و دیگر اہل قبور کو بھی حرف نداء ''یا'' صیغہ خطاب ''ک'' سے ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ (۳۹)

---

(۱) اصل ماخذ بلاحظہ کریں۔ شرح شفا۔ ملا علی قاری ج ۱ ص ۶۰۵۔ ۶۵۱۔ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان (یہ نسخہ راقم کے پاس موجود ہے)

آپ قریب ہیں :

آپ ﷺ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں دونوں جہاں میں ۔(۴۰)

مالک کونین : آپ ﷺ کا فقر اختیار کرنا اپنی خواہش سے تھا ورنہ اگر آپ چاہتے تو مکہ کے پہاڑ آپ کیلئے سونا بن جاتے ۔(۴۱)

سہو کا مسئلہ: نبی کریم ﷺ کو سہو ہونا یہ کسی غفلت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ راز تھا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا۔ (۴۲)

حضرت عباس نے اسلام کیسے قبول کیا : حضرت عباس فرماتے ہیں آپ ﷺ کا بچپن میں چاند سے کھیلنا اور گفتگو کرنا مجھے اسلام لانے پر زیادہ رغبت دی۔(۴۳)

چاند سجدہ کرتا اور میں اس سجدہ کی آواز سنتا تھا : نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے عباس چاند مجھ سے گفتگو کرتا تھا اور مجھے رونے سے روکتا تھا اور میں اس کے سجدہ کی آواز کو بھی (بچپن میں) سنتا تھا۔ جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا۔(۴۴)

آپ بے مثل ہیں : جب حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے چودھویں رات کے چاند سے موازنہ کیا اور آخر میں فرماتے ہیں-فلھو عندی احسن من القمر- میرے آقا ﷺ چودھویں کے چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

پسینہ مبارک: سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ کے چہرے کا پسینہ کستوری سے بھی خوشبودار تھا۔(۴۵)

حضرت حسان کا ہدیہ جمیل : حضرت حسان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِیۡ   وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ صادق ہیں: ایک دن تنہائی میں خاص راز دار کو ابو جہل نے کہا۔ واللہ ان محمد ا الصادق وما کذب محمد قط۔ یعنی کہنے لگا خدا کی قسم محمد (اپنے قول و عمل میں) سچے ہیں۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ (۴۶)

ختنہ شدہ ناف بریدہ پیدا ہوئے: آپ ﷺ ختنہ شدہ ناف کٹی ہوئی سے پیدا ہوئے۔ آپ سجدہ کی حالت میں تشریف لائے۔ آپ کا پنگھوڑا فرشتے ہلاتے تھے۔ (۴۷)

آپ کی ولادت ۱۲ تاریخ ہے۔ (۴۷)

تشریف لاتے ہی کلمہ طیبہ پڑھا: آپ نے والدہ کے شکم اطہر سے آتے ہی سجدہ کے ساتھ پڑھا۔ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔ (شواہد النبوت) مزید جب آپ ﷺ نے گفتگو کرنا شروع کی تو یہ کلمات فرمائے۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ (۴۸)

آخری ایام کے واقعات وخصوصیات: حیات ظاہری کے آخری ایام میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن حاضر ہوتے رہے اور عرض کرتے کہ اللہ کریم نے آپ کی عزت کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ کی طبیعت مبارک کیسی ہے۔ قبض روح کے معاملہ میں آپ کی مرضی ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ میں راضی ہوں حکم پورا کرو۔ (۵۱)

اجازت طلب کرنا: حضرت جبرائیل عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ (ﷺ) ملک الموت نے آپ سے قبل کسی سے نہ اجازت طلب کی اور نہ آپ کے بعد ایسا ہوگا۔ صرف آپ سے اجازت چاہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرائیل اسے اجازت دیدو۔ (۵۲)

صلوٰۃ بغیر امام کے: آپ کے وصال باکمال کے بعد تمام ملائکہ اور صحابہ نے بغیر امام

صلوٰۃ آپ پر پڑھا۔(۵۳) (ہماری طرح جنازہ نہیں پڑھا گیا۔راقم)
یہی رسول اکرم ﷺ نے وصیت تعلیم فرمائی تھی۔ (۵۴)

حضرات صحابہ کی کیفیت : کنت السواد الناظری نعمی علیک الناظر
حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی میری آنکھیں دیکھنے کیلئے تمہیں مگر یارسول اللہ ﷺ آپ کے وصال کے بعد دیکھنے سے نابینا ہوگئیں۔(۵۵)

وصال کی خبر دے دی : نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا: فعلک تمر بقبری و مسجدی ۔یعنی اب تو میری قبر اور مسجد میں ہی آئے گا۔پھر نبی غیب دان ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی قبر پر روتے ہوئے حاضر ہوئے۔اسے امام محمد اور امام طبرانی نے بیان کیا اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (۵۶)

سب کو دیکھتے ہیں : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر زوجہ رسول اکرم ﷺ فرماتی ہیں۔میں اپنے حجرے جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں (وصال کے بعد) اس حال میں جایا کرتی کہ میرا چہرہ ننگا ہوتا میں یہ سوچتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے والد ماجد یہاں ہیں۔پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا وہ دفن ہوئے تو حیا کی وجہ سے (کہ یہ سب مجھے دیکھتے ہیں) اللہ کی قسم میں کبھی بغیر پردہ کے وہاں نہیں گئی۔(مسند احمد) حافظ ہیثمی فرماتے ہیں۔اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔امام حاکم نے فرمایا یہ روایت بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔حافظ ذہبی نے کہا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قارئین کرام : معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صاحبین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حاضری دینے والوں سے آگاہ رہتے ہیں۔یہی عقیدہ سیدہ عائشہ

صدیقہ کا ہے۔(۵۷)

مُشکل کُشائی : ایک مرتبہ جب مدینہ منورہ میں بارش رُک گئی تو اہل مدینہ جمع ہو کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا: قبرانور کی چھت میں سوراخ کرو حتیٰ کہ آپ ﷺ کی قبرانور چہرہ مبارکہ اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب نہ رہے۔ اہل مدینہ نے ایسا کر دیا۔ پھر کیا تھا پس اتنی بارش ہوئی کہ تمام علاقے سرسبز ہو گئے۔ اونٹ موٹے ہو گئے اس سال کا نام تروتازگی کا سال رکھا گیا۔(سنن دارمی، مشکوٰۃ)(۵۸)

یارسول اللہ بارش رُک گئی ہے : ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ) نے قبر پاک پر حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ استسق لامتک فانھم قد ھلکوا۔ یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمائیں۔ تحقیق وہ ہلاک ہو گئے۔ اس عرض کرنے کے بعد (حضرت بلال سو گئے) خواب میں زیارت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمر کو میرا اسلام کہنا اور خوش خبری دے دو کہ بارش ہو گی۔(۵۹)

میری قبر کو عید (میلہ) نہ بنانا کا جواب : حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ مجھ پر درود پڑھتے رہو۔ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے۔ تم جہاں بھی ہو۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس ارشاد کے ذریعے آپ ﷺ نے امت کو ادب و تعظیم کے ساتھ کثرت سے زیارت کیلئے حاضر ہونے کی ترغیب دی ہے۔ بے غرضی میں خاص دن ہی زیارت کیلئے مخصوص نہ کر لینا بلکہ جب بھی فرصت ملے فوراً حاضری دو۔ سالانہ حاضری کی بجائے چاہے روزانہ ہی حاضری دو یہ تمہارے لئے سراپا خیر و سعادت ہے۔ عام تہواروں کی طرح لہو ولعب کرنے سے منع کیا ہے۔ اس

(حدیث) سے کسی کا یہ سمجھنا کہ زیارت سے (یا اس نیت سے اجتماعی حاضری سے) منع کیا گیا ہے۔ یہ اسلاف میں سے کسی نے بھی نہیں کہا۔ لہٰذا ایسا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (۶۰)

حاضری کے وقت سوال کرنا : زائرین و حاضرین کا روضہ پاک پر حاضری کے وقت اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اسئلک الشفاعۃ اتوسل بک فی اموت مسلما علی ملتک وسنتک۔ (۶۱)

واپسی پر اجازت : واپسی پر آپ کی بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے ہوئے اور بار بار حاضری کیلئے عرض کریں اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہوئے اجازت لیکر فراق غم میں روتے ہوئے لوٹ آئیں۔ (۶۲)

دعا میں یا محمد صلی اللہ علیک وسلم کے الفاظ : آپ کے وصال پاک کے بعد اُمت کا دعا میں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کہنا صحیح ہے، جیسا کہ صلوٰۃ الحاجۃ کی دُعا میں موجود ہیں اور وصال کے بعد صحابہ واولیاء اُمت کا اس پر عمل ہے۔ (۶۳)

پشت نہ کرو : شیخ ابن عبدالسلام کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ اے حاضرین وزائرین جب تم نماز ادا کرنے لگو تو نہ آپ ﷺ کی طرف پشت کرو نہ چہرہ آپ ﷺ کا ادب وصال کے بعد بھی وہی ہے جو ظاہری حیات میں تھا۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے وہ بے ادبوں کے طرح پشت کر کے کھڑے ہوجاتے ہیں ایسا ہرگز ہرگز نہ کریں۔ (۶۴)

آپ ﷺ کی قبر انور کی طرف منہ کر کے تعظیما نماز پڑھنا منع ہے لیکن ---------

آثار نبوی کی زیارت کو جانا: حضرات صحابہ کرام ومحدثین سے ثابت ہے۔ یہ سنت و مستحب اعمال سے ہے۔ (اصلاح مفاہیم ص ۳۰۴ تا ص ۳۴۲)

قبر نبوی سے اذان وسلام کی سماعت : محدث ابو محمد عبداللہ داری نے سنن میں

روایت کیا ہے کہ ایام حرہ کے دوران مسجد نبوی شریف میں تین روز تک اذان واقامت جماعت نہ ہوئی۔ان دنوں حضرت سعید بن مسیب مسجد میں محصور تھے، وہ نماز کے وقت نماز قبر رسول اللہ ﷺ سے آواز سنتے جس سے وہ وقت نماز پہچانتے (اور نماز پڑھ لیتے تھے) (سنن دارمی ج ۱ / ص ۴۴ ۱) شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بھی اسی روایت کو اپنے مجموعہ مؤلفات کے ''احکام تمنی الموت'' ص ۱۴۱ پر نقل کیا ہے۔طبع مکہ مکرمہ باب العمرۃ۔

۞ابن تیمیہ نے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے سلام کا جواب دینا سنا ہے اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حرہ کے دن وراتوں میں روضہ اقدس سے اذان واقامت کی سماعت کرتے تھے۔(اقتضاء الصراط از شیخ ابن تیمیہ)

[منہج السلف (اردو ترجمہ) بنام مسلک سلف صالحین (از شیخ محمد بن علوی مکی رحمۃ اللہ علیہ) صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵۔طبع فرید بک سٹال اردو بازار لاہور]

تمت بالخیر نسخہ برائے اشاعت دوم

بتاریخ رجب المرجب ۱۴۴۳، فروری ۲۰۲۲ھ

ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی

۰۳۳۵۰۵۷۰۷۸۶

حواشی :

(۱) بخاری شریف (۲) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۲۳ ۱۳ اردو ترجمہ ص ۳۶۶ (۳) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۱۰۸ اردو ترجمہ ص ۱۴۶ (۴) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۱۵۶۔القول البدیع محدث سخاوی۔ (۵) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۱۱۔اردو ترجمہ ص ۳۵۳ تا ۳۶۶۔ (۶) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۹۷۔۳۷۴۔ (۷) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۹۶۔(۸) الذخائر المحمدیہ عربی ص ۳۲۴ تا ۳۲۷، ۱۹۱۔اصلاح مفاہیم ص ۳۴۰۔(۹) شفاء الفواد ص ۲۸۲، ۲۸۹۔۱۷۸۔۲۹۱۔شرف الامت المحمدیہ ص ۱۰۶۔(۱۰) شفاء الفواد ص ۲۶۸، ۲۹۱ عربی ص ۱۶۰۔ ذخائر محمدیہ ص (۱۱) الذخائر المحمدیہ ص ۲۰۱۔ (۱۲) الذخائر المحمدیہ ص ۱۶۸۔ الحوادث والاحوال النبویہ ص ۲۷، ۶۰۔(۱۳) الذخائر المحمدیہ ص ۱۲۱۔ ۱۲۴، (۱۴) الذخائر المحمدیہ ص ۱۳۰ (۱۵) شفاء

الفوادص ۲۱۱، (۱۶) الذخائرالمحمدیہ ص ۱۶۳۔ (۱۷) الذخائرالمحمدیہ ص ۲۰۱۔ (۱۸) الذخائرالمحمدیہ ص ۲۸۴۔ الذخائرالمحمدیہ از الشیخ السید محمد بن علوی (اردو ترجمہ) علامہ مفتی محمد خان قادری لاہور (۱۹) اردو ترجمہ ص ۱۸۶ (عالمی دعوت الاسلامیہ) (۲۰) اردو ترجمہ ص ۲۸۳
(۲۱) اردو ترجمہ ص ۲۰۶۔ (۲۲) اردو ترجمہ ص ۱۹۸۔ عربی ص ۱۵۷۔ (۲۳) اردو ترجمہ ص ۲۶۶۔ عربی ص ۲۲۴۔ (۲۰) اردو ترجمہ ص ۹۱۔ ص ۲۹۰۔ (۲۵) اردو ترجمہ ص ۳۱۵
شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد (عربی) از علامہ الشیخ السید محمد بن علوی مالکی مکہ مکرمہ (اردو ترجمہ) مفتی محمد خان قادری لاہور (۲۶) اردو ترجمہ ص ۷۵ (۲۷) اردو ترجمہ ص ۲۰۷، ۲۱۱، ۲۷۰۔
(۲۸) اردو ترجمہ ص ۱۸۵، ۲۱۹، ۲۲۱۔ (۲۹) اردو ترجمہ ص ۲۲۱۔ ذخائر محمدیہ ص ۷۸
(۳۰) اردو ترجمہ ص ۲۴۶۔ عربی ص ۱۳۷۔ جلاء الافہام ابن قیم (۳۱) الذخائرمحمدیہ ص ۷۲ تا ۸۵ عربی ص ۴۳۔ ۴۹۔ ۷۷ (۳۲) شفاء الفواد۔ ص ۳۳۷۔ عربی ۱۹۴۔ (۳۳) شفاء الفواد ص ۱۵۶۔ ص ۱۸۰۔ الزخائر المحمدیہ ص ۱۰۹۔ (۳۴) ذخائر محمدیہ ص ۲۰۳۔ عربی ۱۷۵، ص ۲۱۵، ۳۲۳، ۳۱۸۔ عربی ص ۱۷۱۔ ص ۳۸۵، ۳۸۷، ص ۳۱۶۔ الحوادث ص ۴۷۔ (۳۵) ذخائرمحمدیہ ص ۳۲۳۔ عربی ۲۸۰۔ (۳۶) ذخائرمحمدیہ ص ۲۱۔ ص ۵۲۔ عربی ص ۲۵، ص ۱۳۶، ص ۲۰۲، ۹۸، ص ۳۱۳۔ عربی ۲۷۰۔ الحوادث ص ۷۔ ۸، (۳۷) ذخائرمحمدیہ ص ۲۶۸، عربی ص ۳۹، ۶۵، ۵۹، ۳۳۔ (۳۸) ذخائرمحمدیہ ص ۶۰ ص ۶۷۔ (۳۹) ذخائرمحمدیہ ص ۱۲۶۔ شفاء الفوادص ۱۸۵۔ (۴۰) ذخائرمحمدیہ ص ۴۷۔ (۴۱) ذخائرمحمدیہ ص ۲۷۶۔ (۴۲) ذخائرمحمدیہ ص ۲۲۱۔ (۴۳) ذخائر محمدیہ ص ۴۶۔ (۴۴) ذخائرمحمدیہ ص ۴۷۔ (۴۵) ذخائرمحمدیہ ص ۳۴۲۔
(۴۶) ذخائرمحمدیہ ص ۳۴۰۔ (۴۷) ذخائرمحمدیہ ص ۲۶۹۔ الحوادث والاحوال النبویہ ص ۷
(۴۸) ذخائرمحمدیہ ص ۴۷۔ (شواہدالنبوت) (۴۹) ذخائرمحمدیہ ص ۴۷۔ (۵۱) ذخائرمحمدیہ ص ۳۸۳۔ (۵۲) ذخائر محمدیہ ص ۳۸۳۔ (۵۳) ذخائر محمدیہ ص ۲۶۹۔ (۵۴) ذخائر محمدیہ ص ۳۷۸۔ (۵۵) ذخائرمحمدیہ ص ۳۸۹۔ (۵۶) شفاء الفواد ص ۲۷۵، عربی ص ۱۵۴۔ (۵۷) شفاء الفواد ص ۲۷۴۔ عربی ص ۱۵۳۔ (۵۸) شفاء الفواد ص ۲۷۱، عربی ص ۱۵۲۔ (۵۹) ذخائرمحمدیہ ص ۳۱۹۔ (۶۰) شفاء الفواد ص ۱۹۵۔ (۶۱) شفاء الفواد ص ۱۷۴ (۶۲) شفاء الفوادص ۳۴۰۔ عربی ص ۱۹۶، (۶۳) شرف الامت المحمدیہ ص ۱۰۶، شفاء ص ۲۸۹۔ (۶۴) شفاء الفواد ص ۳۳۳، عربی ص ۱۹۲۔ اردو، ص ۳۳۴

مصنف کی دیگر تصانیف

میلادِ رسول دیارِ عرب میں	امام الانبیاء کی نماز
محبتِ رسول اور اعمالِ صحابہ	میلاد کی بہاریں اور مدلل عقیدے
عجائباتِ ولادت باسعادت	زندہ نبی کے زندہ صحابہ
المدد یارسول اللہ (ﷺ)	شہنشاہ کا روضہ دیکھو
جواہر الحرمین	فیضان الحرمین
نماز کا سنت طریقہ	ندائے بخشش
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ	اربعین ابی ہریرہ
نماز اور اسلامی لباس	کمالاتِ صادق
جامع الانوار فی مناقب والدین سید الابرار	عورتوں کی مدلل نماز صلوٰۃ النساء